روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | منگل ۱۷ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، ۳۰ وفا ۱۳۷۰ ہش، ۳۰ جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۶۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ ۲۹ جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی صحت کے بارے میں آج دن کے سوا بارہ بجے محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کے ذریعے حاصل ہونے والی اطلاع کے مطابق

محترم صاحبزادہ صاحب کو آج انتہائی نگہداشت کے وارڈ سے پرائیویٹ روم میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ان کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ آج انہیں غسل خانہ تک چل کر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ تاہم ملاقات پر بدستور پابندی عائد ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب کو جلد از جلد کامل شفا عطا کرے اور بیماری کا ہر نشان مٹا کر خدمت دین کرنے والی طویل عمر عطا کرے۔

درخواست دعا

○ مکرم لئیق احمد عابد صاحب کے سسر مکرم نثار محمد خان صاحب کے دل کا بائی پاس آپریشن ۳۱ جولائی ۱۹۹۱ء کو لندن میں ہو رہا ہے۔ احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

محترمہ زینب زہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب امیر ضلع اٹک مورخہ ۲۵ جولائی بروز جمعرات دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئیں۔ موصوفہ محترم سردار خدا داد خان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صاحبزادی تھیں اور ایک لمبا عرصہ تک لجنہ اماء اللہ اٹک کی صدر رہیں۔ ان کی نماز جنازہ ۲۶ جولائی کو بعد نماز جمعہ بیت الاقصیٰ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۱ء

ربوہ: ۲۹ جولائی: جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء، ۲۸ جولائی ۱۹۹۱ء کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ آخری اجلاس میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ آخری اجلاس میں ساڑھے آٹھ ہزار مرد و زن شامل ہوئے۔

جلسہ سالانہ کے بارے میں محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید نے جو رپورٹ بغرض اشاعت بھجوائی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

دوسرے روز حضور ایدہ اللہ کا خطاب

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر ہونے والے دوران سال دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کے افضال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال دنیا بھر میں دو سو بیاسی (۲۸۲) نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور دو سو ستانوے (۲۹۷) نئے مقامات پر پہلی مرتبہ احمدیت کا نفوذ ہوا۔ اس طرح یہ کل تعداد جہاں نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا پانچ سو اناسی بنتی ہیں۔ نئی بیوت الذکر کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ امسال چھیاسی بیوت الذکر تعمیر ہوئیں اور پچیس زیر تعمیر ہیں۔ یہ کل تعداد ایک سو گیارہ بنتی ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں جبکہ پاکستان میں ہماری بیوت الذکر منہدم کی گئیں اس کے مقابل پر اس عرصے میں اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار سے زائد بیوت الذکر جماعت کو عطا فرمائی ہیں۔ اس کے علاوہ اس عرصہ میں پانچ سو اکیانوے بیوت الذکر بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ یعنی اپنے اماموں اور مقتدیوں سمیت اس سال بنی بنائی بیوت الذکر جو ہمیں ملی ہیں ان کی تعداد چھہتر ہے۔ یہ پانچ سو اکیانوے میں شامل ہیں۔

نئے مراکز کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا افریقہ میں تیرہ نئے مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافہ کے بعد افریقہ کے اٹھارہ ممالک میں احمدیہ مراکز کی تعداد ایک سو انچاس ہو گئی ہے۔ امسال افریقہ کے ممالک میں تیئیس قطعات زمین خریدے گئے ہیں اس طرح ۱۹۸۴ء سے اب تک افریقہ میں خریدے جانے والے قطعات زمین کی تعداد ایک سو بہتر (۱۷۲) ہو گئی ہے۔ صرف گیمبیا میں ہی امسال تیرہ (۱۳) عمارات تعمیر ہوئی ہیں۔ اور بعض کی مرمت ہوئی ہے۔ یورپ کے احمدیہ مراکز کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ امسال پولینڈ اور ترکی میں ایک ایک عمارت بطور مشن ہاؤس حاصل کی گئی ہے۔ اس طرح یورپین مراکز کی تعداد سینتیس ہو گئی ہے۔ ۱۹۸۴ء میں آٹھ یورپین ممالک میں سترہ مراکز تھے اور اب چودہ ممالک میں سینتیس مراکز ہیں۔

اس دور (ـ) میں یعنی ۱۹۸۴ء سے لے کر اب تک جب سے حضور لندن تشریف لے گئے ہیں اس وقت سے آج تک کا دور مراد ہے یا ہیں چھ ممالک کا اضافہ ہوا اور بیس (۲۰) نئے مراکز بنے۔ کینیڈا کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اوٹاوہ میں سو (۱۰۰) ایکڑ رقبہ خریدا گیا ہے۔ اس میں بنی بنائی بلڈنگ بھی موجود ہے نیز وینی پیگ (WINNIPEG) میں بطور مشن ہاؤس ایک عمارت خریدی گئی ہے۔ اس طرح کینیڈا کے مراکز کی تعداد نو (۹) ہو گئی ہے۔ ۱۹۸۴ء میں صرف دو شہروں میں جماعت کی اپنی پراپرٹی تھی۔ اب نو (۹) بڑے شہروں میں جماعت کی اپنی پراپرٹی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کے علاوہ سات بڑے شہروں میں تین سو چھتیس (۳۳۶) ایکڑ زمین کینیڈا کی جماعت حاصل کر چکی ہے۔ ایشین ممالک کے مراکز کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ امسال ان میں چھ کا اضافہ ہوا ہے گزشتہ سال چودہ (۱۴) ممالک میں ایک سو تریپن مراکز تھے امسال چھ کے اضافہ کے ساتھ یہ تعداد ایک سو انسٹھ ہو گئی ہے۔ یہ تعداد پاکستان کے علاوہ ہے

دعوت الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بعض دلچسپ اور ایمان افروز واقعات بیان فرمائے کہ کس طرح خدا تعالیٰ داعیین الی اللہ کو اپنی نصرت سے نوازتا ہے۔ ان کی مساعی کے نتیجہ میں ہزاروں بیعتوں کی خوشخبریاں مل رہی ہیں۔ حضور نے افریقہ کے ایک ملک کے ایک داعی الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ صرف اس ایک شخص کی کوشش کے نتیجہ میں اب تک بارہ ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔

ریڈیو۔ ٹی۔ وی اور اخبارات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امسال اس میدان میں بھی نمایاں کام ہوا ہے۔ ریڈیو میں اکتیس (۳۱) ممالک میں چار سو انیس (۴۱۹) پروگرام نشر ہوئے اور دو سو تریسٹھ (۲۶۳) گھنٹے وقت دیا گیا۔ ٹی وی پر تین سو انسٹھ (۳۵۹) پروگرام نشر ہوئے اور ایک سو چوراسی (۱۸۴) گھنٹے وقت دیا گیا۔ دنیا بھر کے تین سو چھیانوے (۳۹۶) اخبارات نے جماعت کی خبریں سارا سال شائع کیں۔

نصرت جہاں کے تحت ہسپتالوں اور سکولوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس وقت گیارہ ممالک میں اکتیس (۳۱) ہسپتال

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰ وفا ۱۳۷۰ ہش ۔۔۔ ۳۰ جولائی ۱۹۹۱ء

مشعلِ راہ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے، فرماتے ہیں:۔

(۱) جب آسمان سے بارش آتی ہے تو زمینی پانیوں میں بھی ایک جوش اور تموّج پیدا ہونے لگتا ہے۔

(۲) ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممد اور معاون ہے

(۳) اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔

(۴) آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو۔

(۵) نری عقل رُوح کا وجود بھی یقینی طور پر نہیں بتلا سکتی چہ جائیکہ اس کی کیفیت اور تعلقات کا علم پیدا کر سکے۔

(۶) (ایمان لانے والا) بڑا بلند ہمت ہوتا ہے اور اسے ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

(۷) کوئی تکلیف نہیں پہنچتی جب تک آسمان پر فتویٰ نہ ہو۔

(۸) درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے جو ہر حال میں اور ہر وقت میں اس کی نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینے کے بھیدوں کی شاہد ہے۔

(۹) غفلت اور سُستی کا بہترین علاج استغفار ہے۔ سابقہ غفلتوں اور سُستیوں کی وجہ سے کوئی ابتلاء بھی آ جاوے تو راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر سجدے اور دُعائیں کرے اور خدا تعالیٰ کے حضور ایک سچی اور پاک تبدیلی کا وعدہ کرے۔

(۱۰) دُعا نہایت نازک امر ہے اور اس کے لئے شرط ہے کہ مستدعی اور داعی میں ایسا مستحکم رابطہ ہو جائے کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جائے اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہو جائے۔

(۱۱) جو اپنے اخلاق سے کام نہیں لیتا وہ بھی بخیل ہے۔ اخلاق کا دینا یہی ہوتا ہے کہ جو اخلاقِ فاضلہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دے رکھے ہیں اس کی مخلوق سے ان اخلاق سے پیش آوے۔

تمہارے اجداد تھے سلاطیں
تمہارا کیا کام ہے؟ بتاؤ
جو معرکہ مارتے رہے ہو
تم اس کی رُوداد تو سُناؤ
—— ابوالاقبال

مَیں نے پُوچھا بھی نہیں تُو نے بتایا بھی نہیں
میرے حالات پہ شائد کوئی سایہ بھی نہیں

مجھ کو یہ فکر ہے آیا تو چلا جائے گا
وہ اگرچہ کبھی اب تک یہاں آیا بھی نہیں

جاگتے رات گذاری ہے تو اب کیا سونا
سونے والوں کو تو لوگوں نے جگایا بھی نہیں

مَیں نہ بن جاؤں کہیں راہ کا پتھر اے دوست
جال تُو نے تو مری رَہ میں بچھایا بھی نہیں

لوگ کہتے ہیں خیالوں کے بھی پَر ہوتے ہیں
مَیں نے اپنا پرِ پرواز اُڑایا بھی نہیں

آپ کو کس نے بتائی ہے مری حالتِ زار
اپنا قِصّہ تو کبھی مَیں نے سُنایا بھی نہیں

تُو جو آیا ہے تو یاد آئے ہیں گذرے ہوئے دن
وَرنہ مجھ پر تو گئے وقت کا سایہ بھی نہیں

مجھکو گرما نہ سکی شہر کی تپتی ہوئی دھوپ
اور جنوں مجھکو کبھی دشت میں لایا بھی نہیں

یہ انا ہے، کہ یہ ہے میرا خلوصِ تحقیق
میری سوچوں نے کہیں سَر کو جُھکایا بھی نہیں

مَیں سمجھتا ہوں کہ مقبول ہیں سجدے میرے
مجھ کو روکا بھی نہیں۔ مجھ کو اٹھایا بھی نہیں

اس کے دروازے پہ دستک بھی بہت دی ہے نسیمؔ
اور تو کوئی یہاں تک کبھی آیا بھی نہیں

نسیمؔ سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)۔

تلقینِ عمل

اس کے بعد میں یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ باتیں تو تمہاری کھیلوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ان کا فائدہ تمہارے جسموں کو پہنچ سکتا ہے۔ لیکن تمہارا کام صرف ان کھیلوں کی طرف متوجہ ہونا اور اپنے جسموں کو درست کرنا ہی نہیں بلکہ تمہارا حقیقی کام اخلاقی اور علمی رنگ میں ترقی کرنا ہے۔

میں نے اپنے خطبات میں بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے اور اسوقت بھی میں ایک ٹریکٹ میں جو دفتر خدام الاحمدیہ نے شائع کیا ہے یہی پڑھ رہا تھا کہ خدام الاحمدیہ کو مذہبی اخلاقی اور علمی رنگ میں کام کرنے کیلئے منظم کیا گیا ہے۔ پس انہیں اپنے اس کام کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ انہیں چاہیئے تھا کہ اس موقعہ پر ان کاموں کے بھی مقابلے رکھتے۔ جب خدام الاحمدیہ کا اصل کام یہ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ تعلیمی اور اخلاقی اور مذہبی رنگ کے مقابلے ایسے اجتماع میں نہ رکھے جائیں۔ میرے نزدیک آئندہ ایسے موقعہ پر بعض لیکچر ایسے رکھنے چاہیئں جن میں موٹے موٹے مسائل کے متعلق دینِ حق اور احمدیت کی تعلیم کو بیان کر دیا جائے۔ اسی طرح بعض امتحان مقرر کرنے چاہئیں۔ اور دیکھنا چاہیئے کہ خدام الاحمدیہ کو احمدیت اور دین حق سے تعلق رکھنے والے مسائل سے کسی حد تک واقفیت ہے جسطرح آئی سی ایس میں ایک جنرل نالج کا پرچہ ہوتا ہے۔ اسی طرح احمدیت کے متعلق ایک جنرل نالج کا پرچہ رکھنا چاہیئے۔ اور مختلف سوالات نوجوانوں سے دریافت کرنے چاہئیں مثلاً یہ کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتنی عمر تھی۔ یا آپ کے کسی (   ) کو پیش کر کے پوچھ لیا جائے کہ اس کا کیا مفہوم ہے۔ اسی طرح (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی کسی کتاب کے متعلق دریافت کیا جائے کہ وہ کس موضوع پر ہے .... یہ اور اسی قسم کے اور سوالات نوجوانوں سے دریافت کئے جائیں۔ اور اسطرح پتہ لگایا جائے کہ انہیں مذہبی مسائل سے کہاں تک واقفیت ہے۔ اس طرح علمی مذاق بھی ترقی کرے گا۔ اور جو لوگ سست ہوں گے وہ بھی چست ہو جائیں گے۔ اسی طرح اخلاق کے متعلق مختلف قسم کے سوالات دریافت کرنے چاہئیں۔ مثلاً یہ کہ اگر تم کو کوئی گالی دے تو تم کیا کرو گے یا اگر تم کو کوئی شخص مارنے لگ جائے تو تم کس حد تک مار کھاؤ گے۔ اور کس حد تک اس کا مقابلہ کرو گے۔ اسی طرح یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ اگر تم دشمن کا مقابلہ کرو تو کس حد تک اس کا مقابلہ کرو گے اور کس حد تک خاموش رہنا بے غیرتی بن جائے گا۔ پھر یہ کہ اگر تم گالی کا جواب دو تو کس حد تک شریعت تمہیں جواب دینے کی اجازت دیتی ہے۔ اور کس حد تک نہیں دیتی

ہمارے ملک میں عام طور پر چوہڑوں اور چماروں کی گالیاں ماں بہن کی ہوتی ہیں۔ اب فرض کرو تمہارا ذہن کسی کی گالیاں سن کر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ چپ رہنا بے غیرتی ہے۔ مجھے ان گالیوں کا جواب دینا چاہیئے۔ تو ایسے موقعہ پر بے شک شریعت یہ کہے گی کہ اگر تم جواب دینا چاہتے ہو تو دو۔ مگر شریعت اس بات کو جائز قرار نہیں دے گی کہ تم بھی اسکے جواب میں ماں بہن کی گالیاں دینے لگ جاؤ۔ یہ تو تم دوسرے کو کہہ سکتے ہو کہ تم بڑے کمینے اور بداخلاق ہو۔ تم نے بہت بڑا ظلم کیا ہے۔ جو ایسی گندی گالیاں دیں۔ مگر شریعت تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دے گی کہ جسطرح اس نے ماں بہن کی گالیاں دی ہیں۔ اسی طرح تم بھی ماں بہن کی گالیاں دینی شروع کر دو۔ پس نوجوانوں سے دریافت کرنا چاہیئے کہ جب کوئی شخص تمہیں گالیاں دے تو کس حد تک شریعت تمہیں اسکے جواب کی اجازت دیتی ہے۔ اور کس حد تک نہیں دیتی۔ ان سوالات کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس طرح نوجوانوں کے متعلق ہمیں یہ علم حاصل ہوتا رہے گا کہ وہ دینی مسائل کو کس حد تک سمجھتے ہیں۔ اور خود ان کے دلوں میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ انہیں ہر کام کے کرتے وقت شریعت پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور اسے کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

موصیان کرام

اگر کوئی موصی اپنی جائیداد غیر منقولہ کا ہبہ بحق وارث یا وارثان ایسے حالات میں کرے گا کہ بصورت تقسیم وراثت کی بنتی ہو یا کسی رنگ میں وصیت کی روح مجروح ہونے کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں حصہ جائیداد حسب وصیت ادا کرنا لازم ہوگا اور ایسی جائیداد بصورت وفات ترکہ شمار ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

شرک نہ کرنے کی آزمائش میں ثابت قدمی

والدہ محترمہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی زندگی کا ایک باب

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

میری پیدائش سے قبل میرے والدین کے پانچ بچے فوت ہو چکے تھے۔ ان میں سے پہلے تین کی پیدائش اور وفات تو اس زمانہ میں ہوئی جب میرے والد صاحب ابھی طالب علم ہی تھے۔ اور آخری دو کی انکی مختاری اور وکالت کے زمانہ میں۔ ان میں سے ہر ایک بچہ کی وفات میری والدہ صاحبہ کیلئے ایک امتحان بن گئی۔ جن میں انکے ایمان کی پوری پوری آزمائش کی گئی۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے ہر موقعہ پر ثابت قدم رہیں۔ اور کسی وقت بھی انکے قدم جادۂ صدق سے ادھر ادھر نہیں بھٹکے۔ تفصیل تو ان واقعات کی بہت لمبی ہے۔ اختصار کے ساتھ دو تین واقعات بطور مثال کے بیان کر دیتا ہوں۔ جن سے اس امتحان کی نوعیت اور والدہ صاحبہ کے صدق اور ایمان کی وضاحت ہو جائے گی۔

ہمارے سب سے بڑے بھائی کا نام بھی ظفر ہی تھا۔ والدہ صاحبہ ان سب بچوں میں سے ظفر اور رفیق کا نہایت محبت کے ساتھ ذکر فرمایا کرتی تھیں۔ اور انکی خوش شکلی کی بہت تعریف کیا کرتی تھیں۔ ظفر ابھی چند ماہ کا ہی تھا۔ کہ والدہ صاحبہ کو داتا زید کا جانے کا اتفاق ہوا۔ ان کے گاؤں میں ایک بیوہ عورت جے دیوی نام تھی۔ جسے لوگوں نے چڑیل یا ڈائن مشہور کر رکھا تھا۔ اور وہ بھی اس شہرت یا بدنامی کا فائدہ اٹھا لیا کرتی تھی۔ اس موقعہ پر وہ والدہ سے ملنے کے لیئے آئی اور ان سے کچھ پارچات اور کچھ رسد اس رنگ میں طلب کی جس سے یہ مترشح ہوتا تھا۔ کہ گویا یہ چیزیں ظفر پر سے بلا ٹالنے کے لیئے ہیں۔

والدہ صاحبہ نے جواب دیا کہ تم ایک مسکین بیوہ عورت ہو۔ اگر تم صدقہ یا خیرات کے طور پر کچھ طلب کرو تو میں خوشی سے اپنی توفیق کے مطابق تمہیں دینے کے لیئے تیار ہوں۔ لیکن میں چڑیلوں اور ڈائنوں کی ماننے والی نہیں۔ میں صرف اللہ تعالیٰ کو موت اور حیات کا مالک مانتی ہوں۔ اور کسی اور کا ان معاملات میں کوئی اختیار تسلیم نہیں کرتی۔ ایسی باتوں کو میں شرک سمجھتی ہوں۔ اور ان سے نفرت کرتی ہوں۔ اس لیئے اس بناء پر میں تمہیں کچھ دینے کے لیئے تیار نہیں ہوں۔

جے دیوی نے جواب میں کہا۔ کہ اچھا تم سوچ لو۔ اگر بچے کی زندگی چاہتی ہو تو میرا سوال تمہیں پورا ہی کرنا پڑیگا۔

چند دن بعد والدہ صاحبہ ظفر کو غسل دے رہی تھیں کہ پھر جے دیوی آ گئی اور بچے کی طرف اشارہ کر کے دریافت کیا:۔

"اچھا یہی ساہی راجہ ہے؟"

والدہ صاحبہ نے جواب دیا۔ "ہاں یہی ہے"

جے دیوی نے پھر وہی اشیاء طلب کیں۔ والدہ صاحبہ نے پھر وہی جواب دیا۔ جو پہلے موقعہ پر دیا تھا۔ اس پر جے دیوی نے کچھ برہم ہو کر کہا:۔

"اچھا اگر بچے کو زندہ لیکر گھر لوٹیں تو سمجھ لینا میں جھوٹ کہتی تھی"۔

والدہ صاحبہ نے جواب دیا۔ "جیسے خدا تعالیٰ کی مرضی ہو گی وہی ہو گا"

والدہ صاحبہ فرمایا کرتی تھیں۔ کہ ابھی جے دیوی مکان کی ڈیوڑھی تک بھی نہ پہنچی ہو گی کہ غسل کے درمیان ہی ظفر کو خون کی قے ہوئی اور خون ہی کی اجابت ہو گئی۔ چند منٹوں میں بچے کی حالت دگرگوں ہو گئی۔ اور چند گھنٹوں کے بعد وہ فوت ہو گیا۔ والدہ صاحبہ نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کی۔ یا اللہ تو نے ہی دیا تھا اور تو نے ہی لے لیا۔ میں تیری رضا پر شاکر ہوں اب تو ہی مجھے صبر عطا کیجو۔ اس کے بعد خالی گود ڈسکہ واپس آ گئیں:۔

پھر کچھ عرصہ بعد رفیق پیدا ہوا۔ ظفر سے بھی زیادہ پیارا اور خوش شکل۔ میرے دادا صاحب نے والدہ صاحبہ سے فرمایا کہ جب تک یہ بچہ چلنے پھرنے لگے۔ اور آپ سے الگ رہنے کے قابل نہ ہو جائے آپ کو داتا زید کا جانے نہ دیں گے۔

رفیق قریباً دو سال کا ہو گیا اور والدہ صاحبہ اس عرصہ میں ڈسکہ میں ہی مقیم رہیں۔ پھر انکے خاندان میں کوئی وفات ہو گئی اور مجبوراً انہیں داتا زید کا جانا پڑا۔ میرے دادا صاحب نے صرف ایک ہفتہ یا دس دن وہاں ٹھہرنے کی اجازت دی۔ بلکہ پہلے تو فرمایا کہ رفیق کو ڈسکہ ہی چھوڑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیں۔ لیکن یہ والدہ صاحبہ کو منظور نہ ہوا۔ داتا زید کا پہنچنے کے ایک آدھ دن بعد پھر جے دیوی آئی۔ اور اس نے اپنا پرانا مطالبہ پیش کیا۔ اور والدہ صاحبہ نے پھر وہی جواب دیا۔ اس موقعہ پر میرے نانا صاحب نے بھی اصرار کیا کہ آخر اتنی کون سی بڑی بات ہے۔ چند روپوں کا معاملہ ہے۔ جو کچھ یہ مانگتی ہے اسے دے دو۔ اور اگر تمہیں کوئی عذر ہے تو ہم دے دیتے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے جواب دیا۔ کہ یہ چند روپوں کا معاملہ نہیں یہ میرے ایمان کا امتحان ہے۔ کیا میں یہ تسلیم کرلوں کہ میرے بچے کی زندگی اس عورت کے اختیار میں ہے؟ یہ تو کھلا شرک ہے۔ اگر میرے بچے کو اللہ تعالٰے زندگی دیگا تو یہ زندہ رہے گا اور اگر وہ اسے زندگی عطا نہیں کریگا۔ تو کوئی اور ہستی اسے زندہ نہیں رکھ سکتی میں تو اپنے ایمان کو شک میں ہرگز نہیں ڈالوں گی۔ بچہ زندہ رہے یا نہ رہے۔

دو چار روز بعد والدہ صاحبہ نے خواب میں دیکھا کہ انکے گاؤں کی ایک عورت شکایت کر رہی ہے کہ اسکے بچے کا کلیجہ جے دیوی نے نکال لیا۔ اور کسی نے اُس سے بازپرس نہیں کی۔ اگر کسی صاحبِ اقتدار کے ساتھ ایسا سلوک ہوتا تو وہ جے دیوی کو ذلیل کرکے گاؤں سے نکال دیتے۔ والدہ صاحبہ نے خواب میں ہی جواب دیا کہ موت اور حیات تو اللہ تعالٰے کے اختیار میں ہے۔ جے دیوی کا اس میں کچھ واسطہ نہیں۔ میرے بچہ کے ساتھ بھی تو بظاہر ایسا ہی واقعہ ہوا تھا۔ لیکن ہم نے تو جے دیوی کو کچھ نہیں کہا۔

والدہ صاحبہ فرمایا کرتی تھیں۔ کہ میرا یہ کہنا ہی تھا کہ خواب میں میں نے دیکھا۔ کہ گویا ایک طرف سے کوئی کھڑکی کھولی گئی ہے۔ اور اس میں سے جے دیوی کا چہرہ نظر آیا۔ اور مجھے مخاطب کر کے جے دیوی نے کہا۔

"اچھا اب کی بار بھی اگر بچے کو زندہ واپس لے گئیں تو مجھے کھتری کی بیٹی نہ کہنا۔ چوہڑے کی بیٹی کہنا۔"

والدہ صاحبہ کی دہشت سے آنکھ کھل گئی۔ دیکھا کہ چراغ گُل ہو چکا ہے۔ والدہ صاحبہ کی عادت تھی کہ وہ اپنے سونے کے کمرے میں ضرور روشنی رکھا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں۔ کہ جب بھی خواب میں جے دیوی نظر آیا کرتی تھی۔ تو آنکھ کھلنے پر ہمیشہ کمرہ اندھیرا ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ والدہ صاحبہ نے میری نانی صاحبہ کو آواز دی۔ جو اسی کمرہ میں سو رہی تھیں۔ انہوں نے چراغ روشن کیا اور روشنی ہونے پر والدہ صاحبہ نے دیکھا۔ کہ رفیق نے خون کی قے کی ہے۔ اور ساتھ ہی اُسے خون کی اجابت بھی ہوئی ہے۔ اور نیم مردہ سا ہو گیا ہے۔ چنانچہ یہ بہت گھبرائیں اس خیال سے کہ اس کے دادا تو اسے آنے ہی نہیں دیتے تھے۔ اور اب اگر ظفر کی طرح یہ بھی یہیں فوت ہو گیا تو میرا تو ڈسکہ میں کوئی ٹھکانا نہیں۔

چنانچہ انہوں نے اصرار کیا۔ کہ ابھی سواری کا انتظام کیا جائے۔ میں فوراً بچہ کو لے کر ڈسکہ جاتی ہوں۔ سحری کا وقت تھا۔ فوراً دو سواریوں کا انتظام کیا گیا۔ اور والدہ صاحبہ اور نانی صاحبہ دو خادموں کے ساتھ رفیق کو اُسی حالت میں لے کر داتا زید کا سے روانہ ہو گئیں۔

جب کچھ روشنی ہونی شروع ہوئی۔ تو والدہ صاحبہ نے دیکھا کہ رفیق بالکل مردہ سا ہو رہا ہے اور بظاہر زندگی کے آثار باقی نہیں ہیں۔ فرمایا کرتی تھیں۔ کہ میں نے سمجھ لیا کہ اس کی موت کا وقت آچکا ہے۔ لیکن ساتھ ہی مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالٰے قضاء کو بھی ٹال دینے پر قادر ہے۔ چنانچہ میں نے گھوڑے کی باگ اُس کی گردن پر ڈال دی۔ اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا شروع کی۔ کہ یا اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے اس بچے کی جان کی فکر نہیں۔ اگر تیری رضا اس کو بلا لینے میں ہی ہے تو میں تیری رضا کو خوشی سے قبول کرتی ہوں لیکن مجھے اپنی آبرو کی فکر ہے۔ اگر یہ بچہ آج فوت ہو گیا تو میرا ڈسکہ میں کوئی ٹھکانا نہیں۔ اے ارحم الرحمٰن تو ہی زندگی اور موت کا مالک ہے۔ تو میری زاری کو سن اور اس بچہ کو دس دن کی اور مہلت عطا فرما۔ تا اسکے دادا اُسے ہنستا کھیلتا دیکھ لیں۔ دس دن کے بعد پھر تو اسے بلا لیجو۔ میں اس کی وفات پر اف بھی نہ کرونگی۔

فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ کتنا عرصہ میں نے یوں دعا کی۔ لیکن میں ابھی دعا ہی کر رہی تھی کہ رفیق نے میرے دوپٹے کو کھینچا اور تندرستی کی آواز میں مجھے پکارا "بے بے"۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ بالکل تندرست حالت میں میری گود میں کھیل رہا ہے۔ تب مجھے یقین ہو گیا کہ میرے مولیٰ نے میری دعا سن لی۔ اور میرا دل اس کے شکر سے معمور ہو گیا۔

ڈسکہ پہنچے تو میرے دادا صاحب بہت خوش ہوئے کہ یہ لوگ وعدہ سے پہلے ہی واپس آگئے۔ پوتے کو گود میں لیا اور پیار کیا اور ہنسی ہنسی اس سے باتیں کرتے رہے اور اس طرح دن گذرتے گئے۔

والدہ صاحبہ فرمایا کرتی تھیں کہ میں دادا پوتے کو خوش خوش دیکھ کر مسکرایا کرتی تھی کہ رفیق تو نہیں یہ تو اللہ تعالٰے کی قدرت ہنس رہی اور مسکرا رہی ہے۔ رفیق تو خدا کی نذر ہو چکا ہے۔ چنانچہ پورے دس دن گذرنے پر کھیلتے کھیلتے وہی حالت وارد ہو گئی جو داتا زید کا میں ہوئی تھی۔ اسی طرح اسے خون آیا۔ اور چند گھنٹوں میں وہ اپنے مولیٰ کے پاس چلا گیا۔ میری والدہ کی گود پھر خالی ہو گئی لیکن پھر انہوں نے خوشی خوشی اللہ تعالٰے کی رضا کو قبول کیا۔ اور اللہ تعالٰے کا شکر ادا کیا۔ کہ تو نے ایک عاجزہ انسان کی زاری پر اس کے حال پر رحم فرمایا۔ اور اُسکی آبرو کی حفاظت کی۔

میری پیدائش

میری پیدائش ۶۔ فروری ۱۸۹۳ء کو بمقام سیالکوٹ ہوئی۔ اس سے پہلی رات والدہ صاحبہ نے پھر جے دیوی کو خواب میں دیکھا۔ اس نے انہیں بتایا کہ فلاں وقت لڑکا پیدا ہوگا۔ لیکن ساتھ ہی کہا کہ بعض احتیاطیں ضروری ہیں۔ ایک تو یہ پیدا ہوتے ہی لڑکے کی ناک چھید دینا اور اونٹ کا بال چھید میں ڈال دینا۔ دوسرے ایک چراغ آٹے اور گھی اور ہلدی کا بنا کر کل رات اپنے مکان کی سب سے اوپر کی منزل کی چھت کے اس کونے پر جہاں چیل بیٹھا کرتی ہے جلا دینا۔

یہ خواب والدہ صاحبہ نے والد صاحب کو سُنا دی۔ عین اُسی وقت جو خواب میں بتلایا گیا تھا میری پیدائش ہوئی اور والدہ صاحبہ فرمایا کرتی تھیں کہ میں نے دیکھا۔ کہ تمہاری پھوپھی مبارک بی بی نے ایک چھوٹی سی پیالی میں ایک سوئی تیار کر کے رکھی ہوئی ہے۔ جس میں دھاگے کی بجائے ایک بال ڈالا ہوا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ یہ آپ کی خواب کے مطابق اونٹ کا بال منگوایا گیا ہے تاکہ بچے کی ناک اس سے چھید دی جائے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں تو ایسا ہرگز نہیں کرنے دونگی۔ پھوپھی صاحبہ نے کہا کہ بھائی جان (میرے والد صاحب) فرماتے تھے کہ کوئی حرج نہیں۔ جیسے خواب میں کہا گیا ہے۔ ویسے کر دیا جائے۔ اور ایک چراغ بھی آٹے۔ گھی اور ہلدی کا بنا لیا گیا ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا یہ سب مشرکانہ باتیں ہیں۔ میں ہرگز ایسا کرنے کی اجازت نہ دونگی۔ میرے بچے کو اگر اللہ تعالٰے زندگی دیگا تو بچ رہے گا۔ میں اپنا ایمان ہرگز ضائع نہیں کرونگی۔ چنانچہ اونٹ کا بال اور چراغ دونوں پھینک دیے گئے۔ اور میری والدہ نے اللہ تعالٰے کے فضل سے اپنا ایمان پھر محفوظ رکھا۔

جے دیوی نے کافی لمبی عمر پائی۔ لیکن بیچاری کی زندگی مصیبت ہی میں گذری لوگوں نے چڑیل مشہور کر رکھا تھا۔ اس لئے اکثر لوگ اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور جب وہ ضعیف ہو گئی تو کھانے پینے کو بھی محتاج ہو گئی۔ اور کوئی شخص حتی الوسع اُس کے نزدیک نہیں جاتا تھا۔ حتیٰ کہ اسکی آخری بیماری میں اسے پانی پلانے والا بھی کوئی نہیں ملتا تھا۔ اور وہ کچھ دن بہت تکلیف اور کرب کی حالت میں پڑی رہی۔ آخر تنگ آکر اُس نے اپنی چارپائی کو آگ لگا دی۔ اور اُسی آگ میں جل کر مر گئی۔

(میری والدہ صفحہ ۹ تا صفحہ ۱۷)

ایک دن ایک سائل نے بعد فراغتِ نماز جبکہ آپ اندرونِ خانہ تشریف لے جا رہے تھے، سوال کیا۔ مگر ہجوم کے باعث اس کی آواز اچھی طرح نہ سُنی جا سکی۔ اندر جا کر واپس تشریف لائے اور خدام کو سوالی کے بلانے کے لئے اِدھر اُدھر دوڑایا، مگر وہ نہ ملا۔ شام کو وہ پھر آیا۔ اس کے سوال کرنے پر آپ نے اپنی جیب سے نکال کر کچھ دیا۔ چند یوم بعد کسی تقریب پر فرمایا کہ:۔

"اس دن جو وہ سائل نہ ملا۔ میرے دل پر ایسا بوجھ تھا کہ جس نے مجھے سخت بے قرار کر رکھا تھا اور میں ڈرتا تھا کہ مجھ سے معصیت سرزد ہوئی ہے کہ میں نے سائل کی طرف دھیان نہ کیا اور یوں جلدی اندر چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ شام کو واپس آگیا، ورنہ خدا جانے میں کس اضطراب میں پڑا رہتا اور میں نے دعا بھی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اُسے واپس لائے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۰۳)

بچوں کو دھوپ میں جانے سے روکئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

عبدالباسط شاہد

شریعت بل ماضی حال اور مستقبل کے آئینے میں

نام کتاب: شریعت بل ماضی، حال اور مستقبل کے آئینے میں۔

مصنف: جناب ممتاز حسین شاہ ایڈووکیٹ چیئرمین پاکستان لیبر پارٹی

شریعت بل آج کل بہت اہم اور ضروری موضوع کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اس کے موافق و مخالف بہت کچھ لکھا اور کہا گیا ہے مگر عام دستور کے مطابق اس بحث میں بالعموم جذباتی باتیں مناظرانہ بلکہ مخالفانہ اور معاندانہ رنگ میں ہی ہوتی رہی ہیں۔ زیر نظر کتاب "شریعت بل۔ حال اور مستقبل کے آئینے میں"، جناب ممتاز حسین شاہ ایڈووکیٹ بانی و چیئرمین "پاکستان لیبر پارٹی" کی تصنیف ان معدودے چند تحریروں میں سے ایک ہے جس کا انداز علمی۔ سنجیدہ اور ہمدردانہ ہے۔ جس میں دھمکیوں کی بجائے دلیل سے بات کی گئی ہے۔ اس کتاب کے مصنف سیاسی اتار چڑھاؤ سے بخوبی واقف اور پاکستان میں ہونے والے تمام واقعات کے ایک طرح سے چشم دید گواہ ہیں۔ انہوں نے اس بہت ضروری موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے جو یقیناً معلومات افزا بھی ہے اور دلچسپ بھی۔ زبان و انداز کی سلاست اس کتاب کی نمایاں خوبی ہے۔

۳۰۰ سے زائد صفحات کی اس کتاب میں بعض بنیادی مسائل جیسے قرآن پاک اور سیاسی نظام شریعت کی بالادستی۔ حکومت اور عدلیہ۔ تحریک پاکستان اور علماء اسلام کا کردار معقولیت پسندی کے تقاضے۔ پارلیمنٹ اور اجتہاد۔ اجتہاد اور اجماع کی تعریف اور ان کا فرق۔ اجتہاد اور سائنسی مسائل پر بہت عمدگی سے بحث کی گئی ہے۔ شریعت بل کے مختلف مراحل کا ذکر بطور خاص دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔ شریعت بل ۱۹۸۵ء میں سینٹ میں پیش ہوا۔ اس وقت جنرل ضیاء الحق کی حکومت تھی۔ بقول مصنف "جنرل موصوف کبھی بھی نفاذ اسلام کے سلسلہ میں سنجیدہ نہیں رہے تھے البتہ نفاذ اسلام کا یہ پرفریب نعرہ ہی ان کے لئے اپنی شخصی آمریت قائم کرنے کا واحد ذریعہ تھا۔

سینٹ کے چیئرمین جناب غلام اسحٰق خاں تھے "انہوں نے اس بل کو نظر انداز کرنے میں اپنے اختیارات کو بھرپور انداز میں انتہائی کمال ہوشیاری سے استعمال کیا۔

جناب وسیم سجاد اس وقت وفاقی وزیر قانون تھے انہوں نے اپنے اخباری بیان میں اس کی مخالفت کی اور کہا کہ "اسلام میں یہ اختیار کسی بھی نامزد شخص کو ہرگز نہیں دیا جا سکتا۔ علامہ اقبال کا نقطہ نظر بھی یہی تھا" جناب پیر پگارا۔ جناب جسٹس (ریٹائرڈ) بشیر الدین بلکہ مولانا عبدالستار نیازی نے بھی اس کی بھرپور مخالفت کی اور یہ بل مختلف کمیٹیوں کے سرد خانہ میں پڑا رہا تاآنکہ حکومت تبدیل ہوگئی اور بقول مصنف ...... اس بل کو ردی کی ٹوکری سے نکال کر ۲۶ مارچ ۸۹ء کو ایک نئی خصوصی کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔ حقیقتاً اس نئی کارروائی میں ان نام نہاد اسلام پسندوں کے نزدیک حسب سابق نہ تو اسلام کی خدمت کا کوئی جذبہ کارفرما تھا اور نہ ہی شریعت بل کی منظوری کے بعد نفاذ اسلام ان کا مطمح نظر تھا" مذکورہ بل کی اہمیت و ضرورت کو نظر انداز کرتے ہوئے جنرل ضیاء الحق نے نفاذ شریعت آرڈیننس ۸۸ء جاری کیا تا ان کی اسلام پسندی نمایاں ہو سکے۔ قومی اسمبلی کی برطرفی کی وجہ سے یہ آرڈیننس ۱۵ اکتوبر ۸۸ء کو کالعدم ہو گیا۔ اس تسلسل کو قائم رکھنے اور سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے ۵ اکتوبر ۸۸ء کو ایک اور شریعت آرڈیننس جاری کیا گیا .... " نومبر ۸۸ء میں عام انتخابات کے بعد قومی اسمبلی وجود میں آ گئی۔ اس اسمبلی میں پاکستان پیپلز پارٹی کو اکثریت حاصل ہو گئی اور پھر ..... جناب غلام اسحٰق خاں مستقل صدر بن گئے .... شریعت بل کے۔ کسی بھی نام نہاد چیمپئن نے بھی اس طرف کوئی توجہ نہ دی چنانچہ یہ آرڈیننس بھی چار ماہ بعد یعنی ۱۵ فروری کو اپنی موت آپ ہی مر گیا۔ مقام حیرت ہے کہ نفاذ شریعت کے یہ خود ساختہ ہیرو ایک سال تک مجرمانہ چپ سادھے بیٹھے رہے اور پھر اچانک ایک گم شدہ شریعت بل کی منظوری دے کر پاکستانی عوام مسلم امت سے داد تحسین حاصل کرنے کی امیدیں لگائے بیٹھے ہیں" صـ۸۸

یہاں اس وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ داد تحسین حاصل کرنے کی امید لگانے والے ہی حضرات ہیں جو اس بل کی منظوری کے خلاف ہر قسم کی تاخیری حربے استعمال کرتے رہے تھے۔ مگر حالات بدل جانے کے بعد حسب ضرورت و مصلحت اس بل کو سیاسی حربے کے طور پر استعمال کیا۔

"قوانین کی شرعی تعبیر" کے باب میں ___ پاکستان میں پائے جانے والے بڑے بڑے فرقوں کا مختصر تعارف کروانے کے بعد مصنف لکھتے ہیں ...... مستقبل قریب میں جو بھی اسلامی قانون تشکیل پائے گا۔ اس میں ان حضرات کے مشورے ضرور شامل ہوں گے یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ان حضرات کو سونپی جا رہی ہے لیکن اس مسئلے کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ کیا ان کا بنایا ہوا قانون، اسلامی قانون کہلوانے کا مستحق ہوگا اور کیا وہ تمام فرقوں کے لئے قابل قبول بھی ہوگا؟ ان دونوں سوالات کا جواب یقینی طور پر نفی میں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام فرقوں کے قائدین اپنے اپنے فرقہ کے علاوہ دوسرے تمام فرقوں کو کافر، مشرک اور ملحد سمجھتے ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ یہ علمائے کرام کفر سازی کی دوڑ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی خاطر بھرپور انداز میں جدوجہد کرتے رہے ہیں اور اس طرح انہوں نے برصغیر پاک و ہند کی تمام مسلم قوم کو کفار میں تبدیل کر دیا ہے۔

اس کے بعد مصنف ان فتاویٰ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہیں جس کے مطابق کوئی فرد واحد بھی مسلمان نہیں کہلا سکتا اور آخر میں لکھتے ہیں:۔

چنانچہ ہماری ناقص رائے میں علمائے کرام کو قانون سازی کی ذمہ داریاں سونپنا خوابیدہ فتنوں کو جگانے کے مترادف ہے یہ علماء جو زکوٰۃ حاصل کرنے اور مساجد کی امامت پر قبضہ کرنے کے لئے آپس میں ہمہ وقت دست و گریبان رہتے ہیں ان سے کسی بڑی خدمت کی انجام دہی کی توقع رکھنا محض عبث ہی نہیں بلکہ خود فریبی ہی ہوگی۔ بقول شاعر مشرق علامہ اقبال کے ؎

قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے
اس کو کیا جانے بے چارے دو رکعت کے امام

حکومت اور عدلیہ کے باب میں عدالت کے صحیح مقام و منصب کے بیان کے ساتھ ساتھ پاکستان کے بعض مشہور مقدموں کے حالات اور ان کے فیصلوں کے نتیجہ میں ملک میں جو اثرات مرتب ہوئے ان کا بڑے مؤثر رنگ میں ذکر کیا ہے۔ "تحریک پاکستان اور علمائے اسلام کا کردار" اس باب کو شروع کرتے ہوئے مصنف اپنی حیرانی و تعجب کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں "یہ عجیب بات ہے کہ نفاذ شریعت کے علمبرداروں نے آزادی سے قبل ہندوستان کو متحد رکھنے اور پاکستان کے قیام کو ناممکن بنانے کے لئے بھرپور جدوجہد کی تھی۔ لیکن آزادی کے فوراً بعد یہ لوگ جنگ آزادی کے مجاہد بن بیٹھے اور اب نفاذ اسلام کے چیمپئن بن کر جمہوری نظام کو سبوتاژ کرنے کی ناپاک کوششوں میں مصروف ہیں۔ صـ۲۲۶

اس باب میں جماعت اسلامی، جمعیت علماء پاکستان۔ مجلس احرار کے خلاف پاکستان عزائم و کوششوں پر روشنی ڈالتے ہوئے۔ علماء کے تعاون سے قائم ہونے والی آمرانہ حکومتوں اور ان میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے کی افسوسناک کارروائیوں کا بیان ہے۔

اس باب میں فاضل مصنف نے ۱۹۵۳ء کے فسادات کی تحقیقاتی عدالت کے ججوں کا احرار کے متعلق یہ تأثر بھی تحریر کیا ہے کہ "احرار کے رویے کے متعلق ہم نرم الفاظ استعمال کرنے سے قاصر ہیں ان کا طرز عمل بطور خاص مکروہ اور قابل نفرین تھا اس لئے کہ انہوں نے ایک دنیوی مقصد کے لئے ایک مذہبی مسئلے کو استعمال کر کے اس مسئلے کی توہین کی ..... اس بات پر صرف احرار ہی یقین کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے اعمال میں مخلص تھے کیونکہ ان کی گذشتہ تاریخ اس قدر واضح طور پر غیر مستقل رہی ہے کہ کوئی احمق ہی ان کے دعویٰ مذہبیت سے دھوکا کھا سکتا ہے۔ خواجہ ناظم الدین نے ان کو دشمنان پاکستان قرار دیا اور وہ اپنی گذشتہ سرگرمیوں کی وجہ سے اسی لقب کے مستحق تھے۔ صـ۲۳۵

اس باب میں بعض ایسے مقدمات کا ذکر ہے جن کے دوررس نتائج و اثرات مرتب ہو سکتے تھے۔ عدالتی نظام۔ ججوں کے تقرر و تبادلے۔ فیصلوں کے بعد نئے قوانین کے ذریعہ ان کی تبدیلی کی کوششیں وغیرہ۔ اس کے بعد بین الاقوامی جیورسٹس کمیشن کی رپورٹ درج کی گئی ہے۔

موضوع کی اہمیت۔ غیر جذباتی حقیقت پسندانہ و منصفانہ انداز بیان اس گراں قدر کتاب کی ایسی خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے ہر محب وطن پاکستانی اسے پڑھنا پسند کرے گا۔ گرد پوش، جلد، کاغذ، کتابت بہت عمدہ اور معیاری ہے۔

اگر آپ کے خط پر آپ کا پتہ موجود ہو۔ بجائے لفافہ پر ہونے کے تو آپ کا پتہ دفتر میں بہتر طریق پر محفوظ رہے گا۔ لفافہ تو پھینک دیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات خط پڑھنے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ اس پر لکھنے والے کا نام تو ہے پتہ موجود نہیں ہے۔ اس طرح بعض اوقات تشخص قائم کرنے یا جواب دینے میں مشکل پیش آتی ہے۔ ___ ادارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعیم احمد

مکرم میاں نواب الدین صاحب

میرے والد محترم میاں نواب الدین صاحب مورخہ ۲۸ جنوری بروز سوموار بوقت تقریباً سوا آٹھ بجے بعمر ۷۷ سال حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔ والد محترم بفضل تعالیٰ موصی تھے۔ اگلے دن بعد از نماز عصر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم والد صاحب نے ساری زندگی بہت نظم و ضبط کے ساتھ پابندی صوم و صلوٰۃ کی۔ میں نے جب ہوش سنبھالا انہیں نماز تہجد میں باقاعدہ پایا۔ جب تک جسم نے اور بینائی نے چلنے پھرنے کے لئے ساتھ دیا پوری نمازیں بیت الذکر میں ادا کرتے رہے۔ لیکن اپنی زندگی کے آخری حصے میں (بوجہ اپریشن Pros trate جو کہ وفات سے تقریباً چھ ماہ قبل ہوا تھا اور کامیاب رہا تھا) کمزوری محسوس کرتے تھے چلنے پھرنے میں اور نظر میں بھی بڑی مشکل پیش آرہی تھی اسلئے بیت الذکر میں باقاعدگی کیساتھ نہ جا سکے۔ والد محترم نماز تہجد میں اپنی دعاؤں کا آغاز حضور ایدہ اللہ سے شروع فرماتے اور پھر ہر اُس فرد کا نام لے لے کر اُس کے لئے دعائیں کرتے جنہوں نے اُن کو دعا کی درخواست کر رکھی ہوتی تھی۔ جماعت کے لئے دعا کرتے تو بہت گریہ وزاری فرماتے جماعت کے لئے مدد طلب کرتے۔ ہم بہن بھائیوں کے لئے اباجان نے جو دعائیں کیں ان میں سے بیشتر ان کی زندگی میں ہی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں۔ والدہ محترمہ کو ذرا سی کوئی تکلیف ہو جاتی تو اپنی نمازوں کو لمبا کر دیتے اور بہت رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور ان کی صحت اور سلامتی کیلئے دعا کرتے۔ اور کہا کرتے تھے میں عمر کے اس حصہ میں ہوں جہاں مجھ سے کہیں زیادہ کام تمہاری ماں کو کرنے ہیں میں انہیں بیمار یا کمزور دیکھ کر بہت پریشان ہو جاتا ہوں۔

اپنی وفات سے تین روز قبل جمعہ کے دن مجھے اپنے پاس بلایا (میں اس دن اختتام ہفتہ کی رخصت پر لاہور سے ربوہ آیا ہوا تھا) اور بعض ضروری ہدایات دیں اپنی وصیت کی مکمل ادائیگی کے بارے میں بتایا۔ اور بعض ضروری دستاویزات جو ان کے پاس تھیں

اُن کے بارے میں مجھے آگاہ کیا۔ اور کہنے لگے میں تمہیں بڑا ہونے کی حیثیت سے تمام امور کے متعلق سمجھانا چاہتا ہوں۔ پھر کافی باتیں کرتے رہے جو کہ زیادہ تر گھریلو نوعیت کی تھیں۔ اباجان کی ہمیشہ سے خواہش تھی کہ ہم میں سے کوئی بھائی اپنی زندگی وقف کرے۔ اور مربی بنے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی خواہش کے مطابق ہمارے ایک بھائی عزیزم فضل احمد ساجد ان دنوں بطور مربی سلسلہ کوٹ مومن میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جسکے بارے میں اباجان ہمیشہ فخر سے کہا کرتے تھے کہ حقیقی بیٹا تو بس فضل ہی ہے۔ احمدیت اور امامت احمدیہ سے بہت عقیدت اور محبت رکھتے تھے۔

گھر میں اکثر فارغ اوقات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کیسٹیں سنتے رہتے اور ساتھ ساتھ روتے جاتے۔ حضور ایدہ اللہ کے خطبات کے مندرجات گھر میں بیان کرتے رہتے تھے۔ اور ان پر سختی سے عمل پیرا ہونیکی ہدایات کرتے۔ ان کی وفات سے گھر ایک بابرکت اور دعاگو وجود سے محروم ہو گیا ہے۔ اور در و دیوار علی الصبح ان کی آواز کی متلاشی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ محترمہ والدہ صاحبہ بقید حیات ہیں اور اباجان کے بعد تمام امور کی نگہبانی کر رہی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ والد محترم کو اپنے حضور اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو اس سانحہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور والدہ ماجدہ کو صحت سلامتی سے بہت ہی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

مبشر احمد منہاس ۔ جرمنی

مکرمہ عائشہ بانو بیگم صاحبہ

میری پیاری خالہ جان مکرمہ عائشہ بانو بیگم صاحبہ جو محترم نواب محمد دین صاحب کے فرزند اکبر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ کی اہلیہ تھیں ۲۹۔ نومبر ۱۹۹۰ء کو ۸۵ سال کی عمر میں بتقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ نے ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہے۔ آپ محترم حکیم محمد زمان صاحب عباسی شاہی طبیب ریاست مالیر کوٹلہ و رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تیسری اولاد تھیں۔

قیام پاکستان سے قبل آپ قادیان دارالامان میں رہائش رکھتی تھیں۔ میرے ایک خالو محترم مولانا ارجمند خان صاحب فاضل وہاں مدرسہ احمدیہ میں عربی کے استاد تھے جو بعد میں ربوہ آکر تعلیم الاسلام کالج میں عربی کے پروفیسر بھی رہے ہیں موصوفہ کا رشتہ چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ سے ہوا۔

قیام پاکستان کے بعد آپ چکوال ضلع جہلم میں آکر آباد ہوئیں اور وہاں پر اتنا عرصہ قیام پذیر رہیں جب تک کہ آپکے میاں وہاں ہائی سکول سے بطور عربی ٹیچر ریٹائر ہو کر واپس اپنے آبائی گھر سیالکوٹ نہ چلے گئے۔ پھر موصوفہ اپنی بیٹی کے پاس جو کہ چکلالہ میں تھیں آکر رہائش پذیر ہو گئیں۔ آپکے داماد چونکہ پاکستان ایئر فورس میں ملازم تھے وہاں سے جب وہ ریٹائر ہوئے تو آپ نے راولپنڈی میں مکان لے کر رہائش اختیار کر لی اور وہیں سے اپنا سفر آخرت اختیار کیا موصوفہ بڑی عبادت گذار خاتون تھیں صوم و صلوٰۃ کی بہت پابند تھیں رمضان کے فرض روزوں کے علاوہ اکثر نفلی روزے بھی رکھا کرتی تھیں آپ پہلے چکوال ضلع جہلم میں بعد ازاں جب تک چکلالہ میں رہیں اپنے حلقہ کی لجنہ اماء اللہ کی صدر رہیں۔ آپ نے دونوں جگہ اپنے مفوضہ فرائض کو خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ آپ بڑی صابرہ شاکرہ صادق القول، حلیم الطبع باحوصلہ خوش مزاج صاحب بصیرت و فراست اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ جماعت کے لٹریچر کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہوا تھا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بڑی غیرت رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستجاب الدعوات تھیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے ہم سب کا جو اُن کی دعاؤں اور شفقتوں سے محروم ہو گئے ہیں حامی و ناصر ہو اور صبر سے ہمیں اس صدمہ جانکاہ کو برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔

آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے ربوہ میں پڑھائی بعد ازاں حسب وصیت تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔

شکیلہ یاسمین

آموں کی بہار

آم کا مربہ

بڑے آم کی پھانکیں ۱½ سیر۔ چینی دو سیر بادام ایک چھٹانک۔ آم ایسے چنیں جو ترش اور ریشے دار نہ ہوں۔ چھیل کر گٹھلیاں نکال دیں۔ اور قاشیں کاٹ لیں۔ اب ان پھانکوں کو رات کے وقت ٹھنڈے پانی میں بھگو دیں۔ صبح تقریباً تین سیر پانی کو جوش دیں اور ابلتے پانی میں پھانکیں ڈالیں۔ خیال رکھیں کہ زیادہ نہ گل جائیں۔ لہٰذا فوراً نکال لیں۔ ان قاشوں کو سفید کپڑے پر پھیلا دیں۔ اب ایک پاؤ پانی میں دو سیر چینی کا شیرا قوام بنا لیں۔ جب تار بننے لگے تو اتار کر ٹھنڈا کر لیں۔ اور قاشیں اس میں ڈال کر ابلی ہوئی بادام کی گریاں چھیل کر شامل کر دیں۔ کسی جار یا مرتبان میں ڈال کر اور منہ بند کر کے رکھیں۔ الائچی وغیرہ بھی شامل کی جا سکتی ہے۔

آم کی لذیذ چٹنی

بڑے آم لیں۔ آموں کو دھو کر چھیل لیں اور تھوڑے نمکین پانی میں ڈبو دیں تاکہ رنگت سیاہ نہ ہو جائے اب کدوکش کر لیں اور گٹھلیاں نکال دیں۔ خیال رکھیں کہ دو سیر آموں میں سے ایک سیر آم کم و بیش رہ جاتا ہے کیونکہ گٹھلی زیادہ وزنی ہوتی ہے۔ کدوکش کئے ہوئے آم میں چینی اور تھوڑا سا نمک ملا کر آدھا گھنٹہ پڑا رہنے دیں۔ تمام مسالحہ جات کو ڈھیلی پوٹلی میں باندھ کر اس مرکب میں رکھ دیں اور چٹنی کو بوتل میں بھر کر منہ مضبوطی سے بند کریں۔ اشیاء کا تناسب یہ رکھیں۔

کدوکش کیا ہوا آم ایک سیر۔ گرم مسالحہ وغیرہ آدھی چھٹانک۔ چینی ایک سیر۔ نمک ایک چھٹانک۔ سرخ مرچ تھوڑی سی۔ لہسن کترا ہوا ½ پاؤ۔ پیاز کترا ہوا ½ پاؤ۔ سرکہ آدھ پاؤ۔

آم کی جیلی

بڑے سائز کے کم پختہ آم چھیل کر ٹکڑوں میں کاٹ لیں۔ گٹھلیاں نکال دیں۔ اب ان ٹکڑوں کو دیگچہ میں ڈالیں اور اتنا پانی ڈالیں کہ ٹکڑے مکمل طور پر ڈوب جائیں اب دیگچے کو ڈھک کر ذرا تیز آگ پر پکائیں تاکہ ٹکڑے نرم ہو جائیں ٹکڑوں کو کسی موٹے کپڑے سے چھان کر رس نکالیں۔ اس رس کا وزن کر لیں۔ اس وزن کو ¾ حصہ چینی ملا کر تیز آنچ پر پکائیں۔ جب خوب گاڑھا ہو جائے۔ قدرے ٹھنڈی ہو جائے تو سطح پر آئی جھاگ اتار دیں۔

آم کی آئس کریم

آم کی آئس کریم بے حد لذیذ ہوتی ہے۔ اس کے لئے میٹھے اور قلمی آم لیں۔ ایک کلو دودھ کسٹرڈ پاؤڈر چار چائے کے چمچے چینی حسب پسند سے ذرا تیز رکھیں۔ پختہ آم ½ کلو۔ سب سے پہلے ٹھنڈے دودھ میں کسٹرڈ پاؤڈر حل کریں اور آگ پر رکھ دیں۔ چمچہ برابر ہلاتی رہیں۔ تھوڑی دیر بعد چینی ڈال دیں۔ گاڑھا ہو جانے پر اتار لیں اور ٹھنڈا ہونے دیں۔ پختہ قلمی آم چھیل لیں اور گودے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

کام کر رہے ہیں۔ گذشتہ سال یہ تعداد ستائیس تھی۔ امسال چار کا اضافہ ہوا ہے یہاں حضور ایدہ اللہ نے بعض دلچسپ واقعات بھی بیان فرمائے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھ میں معجزانہ شفاء رکھتا ہے۔ سکولوں کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ اس وقت افریقہ میں سینتیس ۳۷ ہائر سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں اور چوالیس ۴۴ جونیئر سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں اسی طرح دو سو انیس پرائمری سکول اور اٹھاون نرسری سکول کام کر رہے ہیں یہ کل تعداد تین سو اٹھاون بنتی ہے اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے بعض دلچسپ واقعات کے ذریعے اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت کا ذکر فرمایا۔ یوگنڈا کے ایک سکول کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جب میں وہاں دورہ پر گیا تھا تو اس سکول کو دیکھا جس کو مخالفین نے جلا دیا تھا۔ میں نے جماعت کو کہا کہ اسے فوری تعمیر کیا جائے اب وہاں سے رپورٹ ملی ہے کہ وہ سکول تعمیر ہو چکا ہے اور وہاں کے سارے مخالفین نے اپنے بچے اس سکول میں داخل کروائے ہیں۔ جب سکول جلایا گیا تھا تو طلباء کی تعداد دو سو تھی اور اب طلباء کی تعداد سات سو بیس ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ اپنا فضل فرماتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے پریس اینڈ پبلیکیشن کے شعبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شعبہ میں کام کرنے والے سارے رضا کار ہیں اور شعبہ کی محنت کا اندازہ اس سے لگالیں کہ امسال چار ہزار سات سو تین خطوط اور مضامین اس شعبہ کی طرف سے دنیا بھر کے اخبارات کو لکھے گئے اور ایک سو بارہ پریس ریلیز جاری کئے گئے۔ اس شعبہ کی طرف سے اب تک دنیا بھر کے اخباروں میں تین ہزار ایک سو تین خبریں شائع ہو چکی ہیں اور اس شعبہ کے تحت چونتیس ہزار تراشے محفوظ کئے گئے ہیں۔

جماعت کے اخبارات و رسائل کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس وقت دنیا کے پینتیس ممالک میں پچاسی اخبارات و رسائل سترہ زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں یہ تعداد چھیالیس تھی۔ گویا اس دور میں انتالیس کا اضافہ ہوا ہے۔

تراجم قرآن کریم کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ۱۹۸۴ء تک یہ تعداد گیارہ ۱۱ تھی اب تراجم قرآن کی تعداد چوالیس ۴۴ ہو گئی ہے۔ اس وقت چار زیر طبع ہیں اور چار پر آرٹ ورک کا کام ہو رہا ہے اللہ نے چاہا تو اگلے جلسہ تک یہ تعداد باون ۵۲ ہو جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ اب پچاس ۵۰ مزید نئی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کا پروگرام ہے۔ اس کا میں اللہ نے چاہا تو کسی وقت اعلان کروں گا۔

سوا دو لاکھ کتب کی اشاعت

حضور نے فرمایا کہ امسال ہمارے رقیم پریس اسلام آباد سے منتخب آیات۔ احادیث و اقتباسات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علاوہ دس زبانوں میں پچاس ۵۰ کتب دو لاکھ پچیس ہزار ۲۲۵۰۰۰ کی تعداد میں شائع ہوئیں۔ اسی طرح بچوں کی چودہ ۱۴ کتب اب تک شائع ہو چکی ہیں جن میں سے چار ۴ کتب کے چودہ ۱۴ زبانوں میں تراجم ہو رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے پریس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ کے پانچ ۵ ممالک غانا نائیجیریا۔ تنزانیہ۔ سیرالیون اور گیمبیا میں جماعت کے اپنے پریس لگائے جا چکے ہیں۔ تین ۳ ممالک غانا۔ نائیجیریا اور تنزانیہ میں اپنے پریس پر کام شروع ہو گیا ہے اور جماعتی رسائل اور دیگر کتب طبع ہو رہی ہیں۔

سوا آٹھ ہزار واقفین نو

وقف نو کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب تک واقفین نو کی کل تعداد آٹھ ہزار ۸۲۶۱ دو سو اکسٹھ ہو چکی ہے یہ تعداد گذشتہ سال پانچ ہزار تھی۔ اس میں اضافہ (۳۲۶۱) تین ہزار دو سو اکسٹھ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ۸۲۶۱ میں سے ۵۹۶۲ لڑکے ہیں اور لڑکیاں ۲۲۹۹ ہیں۔ گویا لڑکیوں کی نسبت لڑکوں کی تعداد اڑھائی گنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خدا تعالےٰ کی خاص تقدیر کے تحت ہوا ہے اور اس میں کسی انسان کا دخل نہیں۔

شعبہ سمعی و بصری کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے امسال سے آڈیو اور ویڈیو کے دونوں شعبوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اور دونوں شعبے بڑی مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔ اور اس میں بھی کام کرنے والے سب رضا کار ہیں۔

قیدیوں سے رابطہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میری اس تحریک پر بھی جماعت نے بڑے عمدہ طریق پر لبیک کہا ہے اور بڑا اچھا کام ہوا ہے۔ جیلوں میں بیعتوں کا سلسلہ بھی جاری ہو چکا ہے۔ چنانچہ ایک ملک میں چالیس ۴۰ قیدیوں نے بیعت کی ہے۔

خدمت خلق

خدمت خلق کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ دنیا بھر میں جماعت اس میدان میں بھی بڑی کامیابی سے اپنا قدم آگے بڑھا رہی ہے اس کا اندازہ اسبات سے لگالیں کہ صرف گیمبیا میں امسال تیرہ ہزار تین سو ستائیس ۱۳۳۲۷ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا ہے۔ اور بہت سے اپریشن بھی ہوئے۔

حضور نے دنیا بھر میں ہونے والے ان کاموں کا بھی ذکر کیا جو وقار عمل سے ہوئے۔ اور فرمایا کہ یہ ایسی خاموش مالی قربانی ہے جو دنیا کی ساری جماعتیں کر رہی ہیں۔ اگر اس خاموش مالی قربانی کی قیمت لگائی جائے تو جماعت کا بجٹ اربوں تک بھی پہنچ جائے۔

۵۰ ہزار بیعتیں

آخر پر حضور نے فرمایا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ایک سو چھبیس ۱۲۶ ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ گذشتہ سال یہ تعداد ایک سو چوبیس ۱۲۴ تھی۔ اور امسال دو ۲ ممالک کا اضافہ ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینتالیس ہزار نو سو سولہ ۴۳۹۱۶ بیعتیں ہوئی ہیں نیز ابھی جو بیعتیں آ رہی ہیں اور ریکارڈ میں نہیں آئیں ان کو ملا کر یہ تعداد پچاس ۵۰ ہزار سے اوپر چلی جائے گی۔ اس ضمن میں حضور نے بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔ جس کے بعد حضور نے اپنے خطاب کا اختتام فرمایا۔

اختتامی خطاب

۲۸ جولائی کو جلسہ سالانہ برطانیہ کا اختتامی اجلاس بعد دوپہر منعقد ہوا جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ جس کے بعد فلسطین سے آئے ہوئے احمدی احباب نے مل کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا عربی قصیدہ پڑھ کر سنایا۔

آخر میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں (ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا) کی تشریح بیان فرمائی۔ تفصیل سے واقعات بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے ان انعامات کا تذکرہ فرمایا جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر اور آپ کے چاروں جانشینوں پر آپ کے رفقاء پر اور تابعین پر اور افراد جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نازل ہوئے۔ نیز یہ بھی بیان فرمایا کہ جن لوگوں نے حضرت بانی سلسلہ کا انکار کیا ان پر کس طرح اللہ تعالیٰ ناراض ہوا اور اسکی حضور نے مثالیں دیں۔ اور واقعات بیان فرمائے۔ رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سے حضور نے خاص طور پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا ذکر فرمایا۔

خطاب کے اختتام پر مکرم عصمت اللہ صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تازہ دردناک نظم جو اسیران راہ مولیٰ کے بارے میں تھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ (جسمیں کوئی ایسی آنکھ نہ تھی جو تر نہ تھی) جلسہ کا اختتام ہوا۔ آخری اجلاس میں ساڑھے آٹھ ہزار افراد شامل تھے۔

اسی دن عشاء کی نماز کے بعد دعوت الی اللہ کی مجلس منعقد ہوئی۔ جسمیں قریباً ایکصد (۱۰۰) برطانوی باشندگان شریک ہوئے۔ جس میں سوال و جواب ہوئے۔ نیز مہمانوں کی خدمت میں رات کا کھانا پیش کیا گیا۔ حضور اس مجلس میں شریک ہوئے اور حاضرین کے سوالوں کے جوابات عنایت فرمائے۔ بعد نماز عشاء ایک فرانسیسی دوست نے جو ایک عرصہ سے تحقیق کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کی۔

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

کاٹ لیں۔ ٹھنڈے کسٹرڈ میں شامل کر کے یا اوپر سجا کر فریج میں آئس کریم بنانے کے لئے رکھ دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر کھائیں۔ اگر تخمی آم ہوں تو قلمی آم کے قتلوں کی جگہ تخمی آم کا رس شامل کریں۔ مگر یہ احتیاط رکھیں کہ آم ترش بالکل نہ ہوں ورنہ دودھ پھٹ جاتا ہے۔

آم کا سکوائش

آم کا رس دو سیر۔ پانی ایک سیر۔ چینی تین سیر۔ پوٹاشیم میٹا بائی سلفائٹ دو گرام۔ ست لیموں یا سٹرک ایسڈ ایک اونس یا مرضی کے مطابق کھٹاس۔

آم کا سکوائش بنانے کے لئے پکے ہوئے مختلف قسم کے آم لیں کیونکہ کسی آم میں رس زیادہ ہوتا ہے اور کسی کی خوشبو اچھی ہوتی ہے دھلے ہوئے آموں کو صاف ہاتھوں سے دبا دبا کر رس نکالیں۔ پھر چھلکے اور گٹھلیوں میں برابر وزن کا پانی ملا کر چھان لیں اور آم کے رس میں ملا دیں۔ اب اس کا وزن کر لیں اور اوپر دیئے ہوئے وزن کے مطابق سٹرک ایسڈ اور پوٹاشیم میٹا بائی سلفائٹ ملا لیں۔ دل چاہے تو تھوڑا سا زرد رنگ گھول کر ملا دیں۔

سکوائش کو بوتلوں میں بھر لیں۔ پھر ڈھکنے کو پگھلی ہوئی موم سے بند کر کے ٹھنڈے میں رکھیں۔

نوٹ:۔ پوٹاشیم میٹا بائی سلفائٹ ملانے کے بعد شربت پندرہ بیس روز تک استعمال نہ کریں۔ (مصباح جولائی ۱۹۸۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تعلیم القرآن"

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں

"انصار اللہ کو آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں .... آپ ان ذمہ داریوں کو ادا کریں جو تعلیم القرآن کے سلسلے میں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کے سلسلہ میں آپ پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری تو خود قرآن کریم سیکھنے کی ہے۔ اور ایک ذمہ داری ان لوگوں کو قرآن کریم سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے کہ جن کے آپ اللہ کی نگاہ میں ...... راعی بنائے گئے ہیں۔ آپ ان دونوں ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد قرآن کی طرف متوجہ ہوں۔ ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے قرآن کریم پڑھتے ہیں اور قرآن کریم کے سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

ہر گھر کی ضرورت ـــــ خالص دودھ
خوشخبری
اہالیان ربوہ کے لئے
سونو ڈیری فارم کا سو فیصدی خالص تازہ فل کریم دودھ جو کہ ہر قسم کی مٹھائی، دہی، لسی اور چائے کے لئے نہایت ہی مناسب اور خوش ذائقہ ہے۔ ہم نے یکم اگست سے آپ کے گھروں کے نزدیک ترین سپلائی کا انتظام کیا ہے۔ رابطہ کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔
گلشن بیکرز بالمقابل ایوان محمود جنوبی گیٹ ربوہ

نرینہ اولاد سے محروم حضرات، مرض اٹھراء کی شکار دکھی عورتوں کیلئے اُمید کی کرن
اٹھراء کی گولیاں | **نرینہ اولاد کیپسولز** بفضل تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے | بہتر معدہ کیلئے مفید گولیاں **ایچ۔کے۔این** گیس،
طاقت کا سرچشمہ **گولڈن پلز** پٹھوں کی کمزوری اور اعصابی ریلیکسر کے لئے بے حد مقوی آزمودہ | جلن اور نظام ہضم کی درستی کیلئے بے مثل سینہ کی
دواخانہ محافظ صحت مشہور زمانہ حکیم نظام جان کے فرزند حکیم عطاء الرحمٰن علوی (رجسٹرڈ) اینڈ سنز۔ گول چوک اوکاڑہ۔ برانچ: کوٹ نہال سنگھ گلی نمبر ۲ مکان ۴۲ مین سٹریٹ اوکاڑہ

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
فون ۲۷۱ ، ۲۰۲
کیور یو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

ملکی خبریں

○ لاہور میں سرکلر روڈ پر رام گلی کے نزدیک دن دہاڑے چار مسلح ڈاکوؤں نے بینک وین سے لاکھوں روپے لوٹنے کی کوشش میں دو کانسٹیبلوں سمیت ۶ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جبکہ ایک کانسٹیبل اور ایک بینک ڈرائیور شدید زخمی ہو گئے۔ بعد ازاں دو ڈاکو کار میں اور باقی دو، ایک نوجوان سے موٹر سائیکل چھین کر فرار ہو گئے۔

○ پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملکی سلامتی کو خطرات لاحق ہیں۔ سندھ اور آزاد کشمیر ہاتھ سے نکل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھ پر ایٹمی پروگرام کے حوالے سے الزام تراشی ہوتی تھی۔ اب خود حکومت ایٹمی پروگرام پر بات چیت کر رہی ہے۔ نہ ایٹم بم بنا نہ امریکی امداد ملی۔

○ جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور احمد نے اسلامی جمہوری اتحاد کے سیکرٹری جنرل کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ تاہم انہوں نے حکومت سے کسی بھی قسم کے اختلافات کی تردید کی ہے۔

○ آزاد کشمیر کے صدر صاحبزادہ محمد اسحٰق ظفر نے کہا ہے کہ میں نے آزاد کشمیر کی سیاسی جماعتوں کے مشورے سے قانون ساز اسمبلی کے ارکان سے حلف نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چیف الیکشن کمشنر نے حلف لیا تو اس کی آئینی حیثیت نہیں ہو گی۔

○ چنیوٹ میں دینی مدرسہ دار العلوم المدینہ پر فائرنگ کے خلاف شہر بھر میں مکمل ہڑتال رہی۔ لوگ خوف کے مارے گھروں میں موجود رہے لیکن کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

○ شیخوپورہ میں تین پولیس والے ڈاکہ ڈالتے پکڑے گئے۔

○ گورنر پنجاب کے ڈپٹی سیکرٹری سے ڈاکوؤں نے گوجرانوالہ کے قریب ان کی کار اور ایک لاکھ روپیہ چھین لیا۔

○ حزب اختلاف کے رہنماؤں کا نوابزادہ نصر اللہ خان کے ظہرانے پر اجتماع میں کسی رسمی اعلان کے بغیر ایک بار پھر سابق وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی کو متبادل قیادت کے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس اجتماع میں محترمہ بے نظیر بھٹو، مصطفیٰ کھر، مولانا فضل الرحمان، اصغر خان اور کوثر نیازی شامل تھے۔

○ ڈاکوؤں نے پشاور کے بھرے بازار میں ہلہ بول دیا اور لاکھوں روپے لوٹ کر فرار ہو گئے۔

○ واپڈا نے ملک بھر میں بجلی کی دوبارہ لوڈ شیڈنگ کا اعلان کیا ہے۔ شام ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک ایک مرتبہ آدھ گھنٹے کے لئے بجلی بند ہوا کرے گی۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں نے ۱۴ حریت پسندوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ ۵۰ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سری نگر کے نواحی علاقے میں حریت پسندوں نے بھارتی دستے پر حملہ کر دیا۔ تین گھنٹے لڑائی جاری رہی جس کے نتیجے میں دو حریت پسند شہید ہو گئے۔ سری نگر کے شمال میں ایک اور جھڑپ کے دوران ۵ حریت پسند شہید ہو گئے۔ جبکہ دو زخمی حریت پسند ہسپتال میں جا کر جاں بحق ہو گئے۔ بھارتی فوج نے گھر گھر تلاشی کے دوران دو افراد کو ہلاک کر دیا اور خواتین سے بدسلوکی کی۔

○ وادی کشمیر میں بھارتی حکومت کے ظلم و ستم کے خلاف زبردست مظاہرے کئے گئے۔ مظاہرین کا مطالبہ ہے کہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی کمیشن کو وادی کے دورہ کی اجازت دی جائے تاکہ دنیا کو بھارتی حکومت کے مظالم سے آگاہ کیا جائے۔

○ روس اور امریکہ کے سربراہوں کے درمیان سربراہی ملاقات منگل کو ماسکو میں ہو رہی ہے اس میں مہلک ہتھیاروں کو کم کرنے کے منصوبے کو آخری شکل دی جائے گی۔ اس کے علاوہ روس کی اقتصادی مشکلات اور مشرق وسطیٰ کی امن کانفرنس پر بھی غور کیا جائے گا۔

○ ویسٹ انڈیز نے انگلینڈ کے خلاف چوتھا کرکٹ ٹیسٹ میچ جیت لیا ہے اب رواں سیریز میں اسے ایک کے مقابلے میں دو کی برتری حاصل ہے۔

رابطہ کیجئے اجتماعی اور انفرادی ضروریات کی خاطر
ربوہ سے رابطہ کے لیے
ربوہ ٹیلی فون ڈائریکٹری
چھپ گئی۔ عام دکانوں پر دستیاب ہے۔ اپنے دوستوں اور عزیز و اقارب کو بھیجیں۔ مکمل ٹیلیفون نمبر۔ قیمت دس روپے